ایک احمدی طالب علم کی شاندار کامیابی

جب سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائی ہے۔ کئی ایک احمدی نوجوان مختلف رنگوں میں اپنے آپ کو نمایاں اور ممتاز ثابت کر چکے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی مشفقانہ طبعی توجہ نے ان میں خاص ہمت اور طاقت پیدا کر دی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں دوسروں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی خاص توفیق مل رہی ہے۔ جس کا ذکر حسب موقعہ "الفضل" میں ہوتا رہتا ہے۔

پنجاب میں میٹریکولیشن کا امتحان اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں کئی ہزار طلباء شریک ہوتے ہیں ان میں سے جو طلباء نمایاں طور پر کامیاب ہوتے ہیں۔ انہیں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور جس حلقہ سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں ان پر فخر کیا جاتا ہے ایک لمبے عرصہ سے اس قسم کا امتیاز ہندو لڑکوں کو ہی حاصل ہوتا رہا ہے۔ اور ہندو اخبارات اس پر خوشی اور فخر کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۳۷ء کے امتحان میں قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک طالب علم بشارت الرحمٰن نے میٹریکولیشن کا امتحان خاص امتیاز کے ساتھ چوتھے نمبر پر پاس کیا۔ اور وظیفہ حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۹ء کے امتحان میں ایک احمدی طالب علم محمد اکرام اللہ خان ساکن کڑیانوالہ۔ ضلع گجرات ۱۸۴۲۵ پاس ہونے والے طلباء میں سے دوسرے نمبر پر رہا اور ۷۲۲/۸۵۰ نمبر حاصل کئے۔ اول نمبر پر رہنے والا ایک ہندو طالب علم تھا جس نے صرف آٹھ نمبر زائد لئے۔ اور اس سال ۲۲ ہزار کے قریب پاس ہونے والے طلباء میں سے جو طالب علم سب سے اول رہا۔ اور جس نے ۷۶۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔ وہ عبد السلام احمدی ہے۔ جو جھنگ کا رہنے والا ہے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کے امتحان میں کسی طالب علم نے آج تک اتنے نمبر حاصل نہیں کئے۔ اور یہ ایک دوسرا امتیاز ہے۔ جو اسے حاصل ہوا اور اس طرح پنجاب یونیورسٹی میں مسلمان طلباء کو سر بلند کرنے کا موقعہ میسر آیا۔

ایک مسلمان طالب علم کی ایسی نمایاں کامیابی جہاں تمام مسلمانوں کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ وہاں مسلمان طلباء کے لئے موجب ترقی بھی بن سکتی ہے اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اس مثال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اخبارات مسلمان نوجوانوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنے اور ہر مقابلہ میں دوسروں پر غالب رہنے کے قابل بننے کے متعلق جس غفلت اور کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ اس موقعہ پر بھی ظاہر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ غالباً جب سے پنجاب یونیورسٹی میں میٹرک کا امتحان ہو رہا ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہے۔ کہ ایک مسلمان طالب علم سب سے اول رہا ہے۔ اور اس نے ایسی کامیابی حاصل کی ہے۔ جو بہت نمایاں ہے۔ لیکن مسلمان اخبارات کو اتنی بھی توفیق نہیں ملی۔ کہ اس کا ذکر کر دیتے۔ تاکہ سالہا سال سے اس قسم کی کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہ کر سکنے کی وجہ سے مسلمان طلباء میں عام طور پر جو یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ تعلیمی میدان میں غیر مسلم طلباء کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتے۔ اس میں کچھ نہ کچھ کمی واقعہ ہو جاتی۔ کسی ہندو طالب علم کے اول رہنے پر ہندو اخبارات نہ صرف اس بات کا نہایت نمایاں طور پر ذکر کرتے ہیں۔ بلکہ اس طالب علم کی تصویر بھی شائع کرتے ہیں اور اس طرح ہندو طلباء میں اس بات کا شوق پیدا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسابقت میں خاص امتیاز حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مسلمان اخبارات کا یہ طریق کتنا ہی افسوسناک کیوں نہ ہو۔ مسلمان طلباء کو عموماً۔ اور احمدی طلباء کو خصوصاً کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تعلیمی میدان میں جو کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے۔ اسی طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی انہیں ایسی سرگرمی اور انہماک سے کام کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی قابلیت ان کی محنت و مشقت اور ان کی دیانت داری کا سکہ سب پر بیٹھ جائے اور ان کا ذکر دوسروں کے لئے مثال اور نمونہ کا کام دے۔ احمدی نوجوانوں سے ہمیں خاص طور پر توقع ہے کہ وہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو ہر وقت پیش نظر رکھنا باعث فلاح سمجھیں گے۔ کہ دین کے پہلو کو مضبوط کرتے ہوئے اور اسلامی تعلیم کا پورا نمونہ پیش کرتے ہوئے دنیوی جد و جہد کے ہر میدان میں مردانہ وار قدم رکھو اور اس جوش اور سرگرمی سے آگے بڑھو۔ کہ سب سے نمایاں نظر آؤ۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ہجرت ۱۳۱۹ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ آج خدا کے فضل سے طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ البتہ دن میں کچھ وقت شانہ میں درد کی تکلیف ہوگئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب آج شام کی گاڑی دہلی تشریف لے گئے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) فضل حق صاحب شاہجہان پور کی ہمشیرہ (۲) ملک فیروز الدین صاحب جھگڑیاں (۳) چودھری شریف احمد صاحب کھروڑ پکا ملتان کا نواسہ ظفر اقبال خالد (۴) خورشید احمد دھوری منڈی ریاست پٹیالہ کا بچہ خالد احمد بیمار ہیں نیز شیخ عبدالرب صاحب لائل پور عرصہ سے بیمار اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں سب کے لئے دعا کی جائے۔ (۶) ملک محمد حسین صاحب چک ۸۶ جنوبی سرگودہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلان نکاح ۲۷ اپریل کو منشی محمد شفیع صاحب لاہور کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت میاں سعد محمد صاحب بٹالہ سے تین سو روپیہ مہر پر مفتی گلزار محمد صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ماسٹر عبدالحکیم ایجنٹ الفضل لاہور

دعائے مغفرت نہایت افسوس ہے کہ ہارنیس کے پرانے احمدی مسٹر نوردیا کا نوجوان اور لائق فرزند بنام محمد صادق حادثہ موٹر سے وفات پاگیا انا للہ وانا الیہ راجعون ہمیں خاندان نوردیا کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ (۲) منشی اللہ بندہ صاحب پیادہ دیوانی جو ضلع حصار کے مقامی احمدی تھے ۱۲ مئی کو ایک سال کی لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون جس گاؤں میں ان کی وفات ہوئی وہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۳) بابو عبدالحمید صاحب انبالہ شہر کی لڑکی رفیقہ بیگم صاحبہ بعمر ۲۵ سال ۱۳ مئی کو وفات پاگئیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ (۴) خادم حسین صاحب نیاز شملہ کا بچہ منور حسین فوت ہوگیا ہے۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں داخلہ

زراعتی کالج لائل پور میں عنقریب داخلہ شروع ہونے والا ہے۔ داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۴ مئی سے قبل پرنسپل صاحب پنجاب زراعتی کالج لائل پور کے پاس چلی جانی چاہئیں۔ انٹرویو ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ مئی کو ہوگا۔ احمدی نوجوانوں کو اس کالج میں داخل ہونے کے لئے توجہ کرنی چاہئے۔ پراسپکٹس اور درخواستوں کے فارم پرنسپل صاحب زراعتی کالج لائل پور، سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور، ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت لائل پور۔ جالندھر۔ گورداسپور۔ ہانسی۔ ملتان۔ منٹگمری اور راولپنڈی سے اور اگر اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت جھنگ۔ سرگودہ۔ رحیم یار خان۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ۔ قصور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ فیروزپور۔ لدھیانہ۔ انبالہ اور گوڑگانواں سے ۲ قیمت پر مل سکتا ہے۔ ڈاکخانہ کے ذریعہ منگوانے والوں کو ۲ کے پوسٹیج سٹیمپ بھجوانے چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

احمدی نوجوانوں سے خطاب

از جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب محشر حیدرآباد دکن

اے ملت احمد کے جوانمرد جوانو! بیداریٔ احساس کا اک حشر اٹھا دو
ہر سانس کی جنبش میں ہو گلبانگ انا الحق وہ نغمۂ بیدار ہر اک دل میں جگا دو
محروم رہ منزل انعام کو پھر سے سرگرم رہ منزل انعام بنا دو
ہستی کا نقاب عارض ہستی سے الٹ کر تم چہرۂ دنیا کے سیاہ داغ مٹا دو
ہے دولت ایماں سے تہی سینۂ ہستی ہر سانس کو گنجینۂ اسرار بنا دو
خود حسن کو ہو عشق کی جرأت پہ تحیر ہر گام پہ تم اپنی جبینوں کو بچھا دو
تا چند فریب غم و آسائش ہستی انسان کو اس خواب پریشاں سے جگا دو
پھر کیف کے اسرار سے واقف ہو زمانہ دانش کی جبیں پھر در مستی پہ جھکا دو
روشن کرو ہر دل میں تم اسلام کی شمعیں ہر سینہ کو اک مطلع انوار بنا دو
زندہ رہو گر تم تو بس اسلام کی خاطر اسلام اگر چاہے تو تم خود کو مٹا دو

محتاج دعا ہے کہ گنہگار ہے محشر
تم ہاتھ اٹھا کر اسے نیکی کی دعا دو

جماعت احمدیہ راولپنڈی فوراً توجہ کرے

بابو محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کی چٹھی موصولہ ۱۹ ہجرت ۱۳۱۹ہش سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ۲۰ ہجرت کو راولپنڈی سے تبدیل ہو کر نوشہرہ چلے گئے ہیں۔ اور اپنے بعد میاں عبدالرشید صاحب کو پندرہ دن کے لئے امیر مقرر کر گئے ہیں۔ نظارت ہذا ان کے مقرر کردہ عارضی انتظام کو منظور کرتے ہوئے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے دوستوں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ مستقل امیر کا جلد تر انتخاب کر کے ۱۴ ہجرت تک نتیجہ انتخاب سے نظارت ہذا کو مطلع کیا جائے۔ یہ انتخاب ۳۰ شہادت ۱۳۲۰ہش تک صرف گیارہ ماہ کے لئے ہوگا۔ احباب کو یہ انتخاب ان ہدایات کے ماتحت کرنا چاہیئے۔ جو اخبار الفضل مجریہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۸ء میں نظارت ہذا کی طرف سے جاری کی گئی تھیں۔ کسی قسم کی بے قاعدگی یا خلاف ورزی ہدایات پر انتخاب کی کارروائی مسترد کر دی جائے گی۔

ناظر اعلیٰ

پرائیویٹ میٹریکولیشن پاس کرنیوالے

قادیان سے حسب ذیل طلباء نے پرائیویٹ میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

محمد صدیق صاحب ۳۲۸	حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل ۱۳۶	مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل ۱۰۶
سید محمد شریف صاحب ۳۲۴	مولوی محمد احمد صاحب " ۹۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب " ۸۹
سید حسن شاہ صاحب ۲۹۵	مولوی عطاء الرحمٰن صاحب " ۷۷	مرزا منور احمد صاحب " ۸۲
مندرجہ ذیل اصحاب نے صرف	مولوی محمد صدیق صاحب " ۱۴۲	سید اعجاز احمد صاحب " ۷۹
انگریزی کا امتحان دیا۔	مولوی نور الحق صاحب " ۱۰۴	مولوی احمد خان صاحب " ۸۸

غیر مبائعین کے چھ اہم سوالات کے مفصل جوابات

حال ہی میں ایک دوست نے غیر مبائعین کے چھ ایسے سوالات بھجوائے ہیں جن پر ان کو ناز ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں نے ان کے مفصل جوابات لکھے ہیں۔ چونکہ دوسرے مقامات پر بھی غیر مبائعین کی طرف سے یہ سوالات کئے جائیں گے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ جوابات اچھی طرح یاد رکھیں۔ نیز چونکہ جوابات میں تبلیغی رنگ ہے۔ اس لئے کوشش سے یہ جوابات غیر مبائع دوستوں تک پہونچانے چاہئیں۔ خاکسار ابوالعطاء۔ جالندھری

مصلح موعودؑ دو ہیں یا ایک

سوال ۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے دو مصلح موعود کا پتہ چلتا ہے یا ایک کا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے بعد قیامت تک مختلف مامور اور نبی آئیں گے۔ حضورؑ نے عام قانون کے رنگ میں تحریر فرمایا ہے :-

الف :- "پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنجوقت یہ دعا کرو۔ کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں۔ وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہونچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا کا مقابلہ کرو گے۔ اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۲)

ب :- "اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۷۱ حاشیہ)

اس عام قانون کے علاوہ جس سے تاقیامت نبیوں کا آنا ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض خاص وجودوں کے متعلق معین طور پر بھی پیشگوئی فرمائی ہے۔ جن میں سے ایک نبی کے قریب قیامت ظاہر ہونے کے ذکر پر حضورؑ تحریر فرماتے ہیں :-

"پھر زمانہ کے گزرنے کے بعد کہ خیر اور اصلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا۔ پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا۔ اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے۔ اور جاہلیت غلبہ کریگی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائیگی۔ اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس آخری زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہیگی۔ تب ایک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تب آخر ہو گا۔ اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔" (آئینہ کمالات اسلام طبع دوم ص۳۴۶)

ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درمیانی زمانہ میں بھی ایک معین مامور کے ظہور کی خبر دی ہے۔ چنانچہ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں :-

"خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔" (الوصیت ص۷ حاشیہ)

آخری زمانہ کے نبی یا قہری شبیہ کے علاوہ الوصیت کی اس عبارت میں درمیانی زمانہ میں آنے والے ایک عظیم الشان نبی یا مامور کا وعدہ ہے۔ نبیوں کی آمد کے متعلق عام قانون اور بعض نبیوں کے ظہور کی خاص پیشگوئی کے علاوہ زمانہ حاضر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مصلح موعودؑ کے ہونے کی پیشگوئی فرمائی۔ یہ پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا :-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔"

اس فرزند کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "مصلح موعود" کا لفظ استعمال فرمایا ہے (ملاحظہ ہو سبز اشتہار) پس خلاصہ جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں متعدد انبیاء اور ماموروں کی بعثت کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور ایک "مصلح موعود" کے متعلق بھی پیشگوئی ہے۔ جو کہ بشیر ثانی اور محمود نام والا ہے (سبز اشتہار ص۲۱) اس کا مقررہ میعاد کے اندر پیدا ہونا ضروری تھا۔ (سبز اشتہار ص۷ حاشیہ) اس کی پیدائش کے لئے نو سال کی مدت مقرر تھی۔ چنانچہ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں :-

"ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو۔ خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

غرض یہ مصلح موعودؑ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کی زندگی میں نو سال کی مقررہ مدت میں پیدا ہونے والا تھا۔ سو ہو گیا۔ اس مصلح موعود یا نشان رحمت کے لئے نبی یا مامور ہونا ضروری نہیں۔ نہ ہی اس کے لئے اس کا دعوےٰ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہاں چونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ اس لئے اس کا اعلان ہوتا رہتا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کا لفظ صرف ایک ہی شخص کے لئے استعمال فرمایا۔ دو یا اس سے زیادہ کے لئے نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعویٰ کی نوعیت کو نہیں بدلا

سوال ۲۔ حضرت مسیح موعود نے اتنے طویل عرصہ کے بعد اپنے دعوے کی نوعیت کو بدلا؟ اگر بدلا۔ تو کیا یہ آپ کی صداقت پر حرف نہیں ہے؟

جواب۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کی نوعیت کو ہرگز نہیں بدلا۔ آپ کا دعوےٰ ابتداء سے یہ تھا۔ کہ :-

(الف) مجھ سے اللہ تعالےٰ بکثرت مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ (ب) اللہ تعالےٰ مجھ پر کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار کرتا ہے (ج) اللہ تعالےٰ اپنی وحی میں میرا نام نبی اور رسول رکھتا ہے (د) اللہ تعالےٰ نے مجھے اسلام کے احیاء کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ میں کشتی اسلام کا ناخدا ہوں۔ ایمان کو ثریا سے لانا میرا کام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتداء سے لے کر آخر تک یہی دعوےٰ رکھا ہے۔ ان اجزاء میں سے کسی جز یا ان شقوں میں سے کسی شق کا کبھی انکار نہیں فرمایا۔ حضورؑ خود فرماتے ہیں :- "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

تبدیلی تسمیہ میں ہوئی

پس نفس دعوےٰ ابتداء سے ایک ہے۔ ہاں اس دعوے کے مجموعہ کا نام رکھنے یعنی تسمیہ میں تبدیلی ہوئی ہے۔ کیونکہ اوائل میں حضورؑ نبی کے لئے شارع ہونا یا مستقل ہونا یا کم از کم بعض احکام شریعت میں تبدیلی کرنے والا ہونا ضروری جانتے تھے۔ جیسا کہ جمہور مسلمانوں کا خیال تھا۔ اور ہے حضرت اقدس کے اس عقیدہ کا ثبوت حضورؑ کے مکتوب مندرجہ الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء کے حسب ذیل الفاظ سے ملتا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں :-

"اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔"

ظاہر ہے۔ کہ جب تک حضورؑ نبی کی مندرجہ بالا تعریف مانتے تھے۔ اس وقت تک اس تعریف کی رو سے اپنے آپ کو نبی قرار نہ دے سکتے تھے۔ اس لئے اس وقت تک اپنے دعوے کی چاروں شقوں کو درست ماننے اور ان کا اعلان کرنے کے باوجود اپنے آپ کو نبی نہ کہتے تھے مگر اس کا کبھی انکار نہ کرتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے نبی اور رسول کہہ رہا ہے۔ ہاں حضورؑ اپنے اس راسخ عقیدہ کے ماتحت کہ نبی مستقل یا صاحب شریعت ہی ہوا کرتے ہیں۔ ان الہامات کی تاویل فرمایا کرتے تھے۔

پھر جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ پر کھولا گیا۔ کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں اور نہ ہی مستقل ہونا ضروری ہے۔ تب بھی آپ نے نفس دعوے وہی چاروں شقیں رکھیں۔ لیکن اب اس تشریح کے ساتھ کہ میں نئی شریعت نہیں لایا۔

اپنے نبی اور رسول ہونے کو بالصراحت اور شدومد سے ذکر فرمایا تعریف نبوت کی تبدیلی کا ثبوت حضور کے ان الفاظ سے واضح ہے۔ فرماتے ہیں۔ (الف) "خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل ہو۔ زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔" (الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(ب) "نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

تعریف نبوت کی یہ تبدیلی اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الفاظ سے بھی اظہر من الشمس ہے۔ اس طرح تبدیلیٔ تعریف نبوت کا زمانہ بھی معین ہو جاتا ہے۔ یعنی ۱۸۹۹ء سے کر ۱۹۰۱ء تک اس کے درمیانی عرصہ میں اربعین ۱۹۰۰ء کی کتاب ہے۔ جس میں حضور نے اپنے تئیں کو ممتاز طور پر نبوت کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ اور اپنے آپکو منہاج نبوت پر پرکھنے کی دعوت دی ہے۔ (اربعین ۳ و ۴ ص ۲۲ وغیرہ)

تعریف نبوت کی تبدیلی کا نتیجہ

تعریف نبوت کی تبدیلی کا لازمی نتیجہ وہ فرق ہے جو ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریرات اور ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریرات میں موجود ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء سے پہلے حضور حضرت مسیح ناصری پر اپنی فضیلت کو "جزوی فضیلت" سمجھتے تھے۔ اور بعد ازاں "مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر" ہونیکا بوضاحت دعوےٰ فرماتے تھے۔ اس فرق کو دیکھ کر ایک شخص پوچھتا ہے کہ "ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سائل کا سوال اور اپنا جواب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ تا صفحہ ۱۵۵ پر درج فرمایا ہے۔ حضور یہ نہیں کہتے کہ میری ان دونوں عبارتوں میں تناقض نہیں ہے۔ بلکہ نفس تناقض کو تسلیم کرکے اس کا جواب دیتے ہیں فرمایا۔

"رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کرکے سمجھ لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا۔ کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسےٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔" (صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں تناقض کی وجہ بتانے کے بعد فضیلت کلی و جزئی بر مسیح ناصری میں تناقض کا باعث ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

اس عبارت سے صاف طور پر ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ میں تبدیلی ضرور ہوئی ہے۔ فقرہ "اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا" بتلا رہا ہے۔ کہ پہلے آپ اپنی حضرت مسیح سے جزئی فضیلت سمجھتے تھے۔ جس کی بنیاد یہ تھی۔ کہ "مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔" بعد ازاں آپ کا عقیدہ تبدیل ہوا۔ اور آپ نے فرمایا کہ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (ریویو جلد ۱ نمبر ۶) بلکہ فرمایا "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا۔" (حوالہ مذکور) ایک دوسرے مقام پر فرمایا۔

"خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے اپنے آپ کو حضرت مسیح ناصری سے جزوی طور پر افضل قرار دیتے تھے۔ بعد ازاں کلی طور پر اور تمام شان میں افضل سمجھتے تھے۔ پہلے اپنے آپکو غیر نبی اور مسیح ناصری کو نبی سمجھتے تھے بعد ازاں اپنے آپ کو بھی نبی سمجھتے تھے چونکہ یہ تبدیلی جسے بظاہر تناقض قرار دیا جاسکتا ہے بارش کی طرح وحی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے درحقیقت تناقض نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے آپ کو غیر نبی اور مسیح سے غیر افضل سمجھنا حضور کا اپنا اجتہاد اور خیال تھا۔ اور حضور کا اپنے آپکو نبی کہنا اور مسیح سے ہر شان میں افضل ہونے کا دعوےٰ کرنا اللہ تعالےٰ کے سمجھانے سے تھا۔ لہذا حقیقی تناقض کوئی نہیں۔ اور اس تبدیلی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کوئی اعتراض پیدا نہیں ہو سکتا۔ حضور خود فرماتے ہیں۔

"خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالےٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا۔ جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعوےٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

میں سمجھتا ہوں کہ میری اس تحریر سے واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نفس دعوےٰ میں کسی تبدیلی کے قائل نہیں۔ اور نہ مانتے ہیں کہ حضور نے اپنا دعوےٰ بدلا۔ ہاں ہم حضور علیہ السلام کی صریح تحریر کے ماتحت اس تبدیلی کے ضرور قائل ہیں۔ کہ ایک زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپکو غیر نبی اور مسیح سے غیر افضل قرار دیتے تھے مگر بعد ازاں اللہ تعالےٰ کے بتلانے سے آپ نے اس کے مخالف کہا یعنی اپنے آپ کو نبی اور مسیح سے تمام شان میں افضل قرار دیا۔ حضور نے بالوضاحت فرمایا ہے۔ کہ مسیح پر جزئی فضیلت اور کلی فضیلت اور کلی فضیلت کے فرق کی اساس اور بنیاد یہ ہے۔ کہ میں چونکہ اپنے آپکو نبی قرار نہ دیتا تھا۔ اس لئے وحی الٰہی کی تاویل کرتا تھا۔ بعد ازاں وحی کو ظاہر پر حمل کرنے لگ گیا۔ اور اپنے آپکو نبی کہنے لگ گیا۔ اس تبدیلی کا باعث جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ صرف یہ تھا کہ حضور پہلے نبی کے لئے شریعت لانا یا مستقل ہونا ضروری سمجھتے تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالےٰ کے سمجھانے سے نبی کے لئے مستقل ہونا یا صاحب شریعت ہونا ضروری نہ سمجھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا

غیر مبایعین بھی اس تبدیلی کا انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ صریح عبارت سے ثابت ہے۔ جب تک کوئی شخص احمدی کہلاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتا ہے اسے یہ تبدیلی ماننی پڑے گی۔ باقی رہا یہ کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر حرف آسکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس تبدیلی سے آپکی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا بلکہ اس سے تو حضور کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ نیز عدم تصنع اور عدم بناوٹ کا ثبوت ملتا ہے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی بات نہ بتائی جائے انبیاء پہلے اہل کتاب کے خیالات اور مسالک کو بالعموم اختیار کرتے ہیں۔ اور نبی کو وحی سے پہلے ایک بات مثلاً تعریف نبوت کا عدم علم اس کی صداقت پر حرف نہیں لا سکتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا (شوریٰ آخری رکوع) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول قرآن کے بغیر شریعت اور ایمان کا علم نہ تھا ظاہر ہے کہ نزول قرآن کی تکمیل ۲۳ برس میں ہوئی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود کی مندرجہ بالا تبدیلی ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ نہ ہی غیر احمدیوں کے نقطۂ نگاہ سے کیونکہ تحویل قبلہ اور متبنّیٰ بنانے وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ اور نہ ہی غیر مبایعین کے نزدیک یہ بات اعتراض کا موجب ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ اس تبدیلیٔ تعریف نبوت کو حضور کی نبوت کی نفی کے لئے دلیل قرار دیں

تو انہیں حضور کے مسیح موعود ہونے سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ اس بارہ میں بھی جیسا کہ حقیقۃ الوحی کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے آپ نے تبدیلی کی۔

دوسری جگہ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا۔ کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے۔ کہ تو ہی مسیح موعود ہے" (اعجاز احمدی صفحہ ۷) اب غیر مبایعین بتائیں کہ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسیح موعود ہونے کے بھی منکر ہو جائیں گے؟

خلاصہ جواب

خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نفس دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اور اسی کے باعث حضور پہلے اپنے مقام اور دعویٰ کا نام نبوت نہ رکھتے تھے۔ بعد ازاں اسے نبوت قرار دیتے تھے۔ یہ تبدیلی حضور کی صداقت پر ہرگز حرف لانے والی نہیں بلکہ ایک رنگ میں حضور کے مقام ماموریت کو واضح کرنے والی ہے میرے نزدیک اس درمیانی عرصے کے لمبا ہونے کا یہ عظیم الشان فائدہ ہوا۔ کہ تاقیامت یہ ممکن نہیں کہ حضور کی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے مستقل اور شریعت والی نبوت قرار دیا جا سکے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ چونکہ غیر احمدیوں کے ذہنوں میں نبی کا ایک مفہوم راسخ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے اکثر ان میں سے ہی آئے ہیں۔ بہت ممکن تھا کہ ایک عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو مستقل نبوت اور براہ راست نبوت سمجھ لیا جاتا۔ اس امکانی خطرہ کا ازالہ اس تبدیلی تعریف نبوت کے طولانی زمانہ نے بھی کر دیا ہے۔

آخری خلیفہ محمدی سے کیا مراد ہے

سوال ۳: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کہنا کہ میں آخری خلیفہ محمدی ہوں اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ "سلسلہ ملت کا آخری نمونہ ظاہر کرنیوالا وہ مسیح خاتم الخلفاء محمدیہ ہے۔ جو سلسلہ خلافت محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ ہے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)

اس جگہ حضور نے مسیح موعود کو "آخری خلیفہ" قرار دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تاقیامت اور کوئی خلیفہ نہ ہوگا؟ غیر مبایعین کے نزدیک بھی حضور کے بعد خلفاء ہوں گے۔ وہ خلیفہ سے مراد مجدد یا بادشاہ لیتے ہیں۔ اور اس بات کے مقر ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجدد دین اور ملوک ہوتے رہیں گے۔ علاوہ ازیں انہیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ آئینہ کمالات اسلام میں حضرت مسیح کی جس شبیہ قہری کا وعدہ ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ہوگا۔ اگر یہ بات نہ بھی ہو۔ تب بھی میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت صراحت سے فرمایا ہے "وکذالک وعد الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض بالفضل والعنایات کما استخلف الذین من قبلھم من اھل الصلاح والتقاۃ فثبت من القرآن ان الخلفاء من المسلمین الی یوم القیامۃ وانہ لن یأتی احد من السماء بل یبعثون من ھٰذہ الامۃ" (اعجاز المسیح مطبوعہ فلسطین صفحہ ۵)

یعنی آیت استخلاف کے وعدہ کے مطابق تاقیامت مسلمانوں میں سے خلفاء ہوتے رہیں گے۔ اس اقتباس میں حضور کا فقرہ فثبت من القرآن ان الخلفاء من المسلمین الی یوم القیامۃ نہایت صاف ہے۔ جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ کہ "پس قرآن سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن تک مسلمانوں میں سے خلفاء ہوں گے۔" اس صریح بیان کے بعد یہ سوال حل ہو جاتا ہے کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء یا آخری خلیفہ قرار دیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی قیامت تک آیت استخلاف کے ماتحت خلفاء ہوتے رہیں گے پس آخری خلیفہ کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ حضور کے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔

اب یہ سوال پیدا ہوگا کہ پھر خاتم الخلفاء یا آخری خلیفہ سے حضور کی کیا مراد ہے؟ اس کا جواب بھی حضور علیہ السلام کی کتابوں میں موجود ہے۔ حضور اپنے لئے خاتم الخلفاء کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "انی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفیٰ علی مقام الختم من النبوۃ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ھو منی وعلی عھدی وانی ارسلت من ربی بکل قوۃ وبرکۃ وعزۃ وان قدمی ھٰذہ علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ فاتقوا اللّٰہ ایھا الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں۔ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو۔ اور مجھے پہچانو۔ اور نافرمانی مت کرو۔ اور نافرمانی پر مت مرو۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خاتم الاولیاء ہونے کے یہ معنے بیان فرمائے ہیں کہ "میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا" اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "لیکچر سیالکوٹ" میں اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ "چونکہ یہ آخری ہزار ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو۔ اور اس کے بعد کوئی امام نہیں۔ اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو۔" (ص)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ اپنے آپ کو امام آخر الزمان قرار دیا ہے۔ اور آئندہ کے جملہ آنے والے امام اور مسیح حضور کے ظل ہیں۔ یہی معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری خلیفہ ہونے کے ہیں۔ بلحاظ خلیفہ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں سب سے بڑے ہیں۔ اور آپ کے بعد آنے والے جملہ خلفاء و ائمہ و مسیح حضور کے ظل ہوں گے۔ آخری خلیفہ کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حق میں یہی کئے ہیں۔ یہ ہرگز نہیں کئے۔ کہ میرے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ یہ معنے تو غیر مبایعین کے مسلمات کے بھی مطابق نہیں۔ ورنہ وہ بتلائیں کہ ان کے نزدیک آئندہ آنے والے مجدد دین خلفاء ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے نزدیک کن معنوں میں "آخری خلیفہ" ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعویٰ کی تفصیل کس طرح کھلی

سوال ۴: کیا ماموریت کی تفصیل دعویٰ کے لحاظ سے بیک وقت حضور پر نہیں کھلی تھی؟

جواب: یہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے دعویٰ کی تفصیل بایں معنی بیک وقت نہیں کھلی۔ کہ تمام دعاوی آپ پر پوری کیفیت سے واضح ہو گئے ہوں۔ ہاں آپ کا مقام ماموریت یعنی یہ کہ میں خدا کا مامور ہوں۔ اور اس نے مجھے اصلاح عالم کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کو پہلے دن سے معلوم تھا۔ جیسا کہ جواب ۱ میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔ جوں جوں الہام الٰہی سے آپ پر تفصیل منکشف ہوتی گئی۔ آپ اس کا ذکر کرتے رہے۔ اوپر اعجاز احمدی کا حوالہ درج ہو چکا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بارہ برس تک "مسیح موعود ہونے سے میں غافل رہا۔ اور حضرت عیسیٰ کو زندہ مانتا رہا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کرشن ہونے کے دعویٰ کو نومبر ۱۹۰۴ء میں پبلک میں پیش فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں میں اس بات کو پیش کرتا ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

سو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعوے کی تفصیل پوری کیفیت سے بیک وقت کھل جاتی تو ایسا نہ ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام خاتم النبیین ہے یعنی آپ سب نبیوں کے سردار ہیں۔ اور جملہ نبیوں کے جملہ کمالات آپ میں یکجا موجود ہیں۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کا یہ مقام دعویٰ ماموریت کے سترہ اٹھارہ برس بعد ۵ھ میں آیت خاتم النبیین کے نازل ہونے سے کھلا۔ ورنہ قبل ازیں آپ کو ایک شخص نے خیر البریہ کہا۔ تو آپ نے فرمایا ذاک ابراہیم علیہ السلام۔ کہ خیر البریہ تو صرف ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ (مسلم جلد ۲)

باقی انبیاء علیہم السلام کی تفصیلی تاریخ موجود نہیں۔ ورنہ ہر جگہ یہی نظر آتا۔ کہ تفصیل دعویٰ تدریجاً منکشف ہوئی ہے۔ کیونکہ یہی فطرتی امر ہے۔ قرآن مجید کا تدریجی نزول بھی اسی حکمت الٰہی کا مظہر ہے

پیشگوئیوں وغیرہ کے سمجھنے میں انبیاء سے بعض دفعہ اجتہادی غلطی کا ہونا اور بعد ازاں اس کا منکشف ہونا بھی اسی ضمن میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا نے خبر دی تھی۔ کہ تو بادشاہ ہوگا انہوں نے اس وحی الٰہی سے دنیا کی بادشاہی سمجھی اور اسی بنا پر حضرت عیسٰیؑ نے اپنے حواریوں کو حکم دیا کہ اپنے کپڑے بیچ کر ہتھیار خرید لو۔ مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ حضرت عیسٰی کی غلط فہمی تھی۔ اور بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت تھی نہ زمین کی بادشاہت۔ اصل بات یہ ہے کہ پیغمبر بھی بشر ہی ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ نقص کی بات نہیں کہ کسی اپنے اجتہاد میں غلطی کھائے۔ ہاں وہ غلطی پر قائم نہیں رکھا جا سکتا اور کسی وقت اپنی غلطی پر متنبہ کیا جاتا ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۹)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے ماموریت آپ پر یک وقت کھل گیا تھا۔ ہاں اس ماموریت کی تفصیلات بعد ازاں منکشف ہوتی رہی ہیں۔ اور حضور ان کا اعلان فرماتے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے حضور کو نبی تو ابتدائی الہامات میں کہا ہے۔ اور آخر تک بار بار فرمایا ہے۔ اور حضور اللہ تعالیٰ کی اس وحی کو ہمیشہ شائع فرماتے رہے ہیں۔ تعریف نبوت میں تبدیلی سے جو فرق پیدا ہوا تھا۔ اس کا ذکر اس سے قبل ہو چکا ہے

لغت کے رو سے کسی خطاب کا حامل ہونا

سوال نمبر ۵ کیا لغت کی رو سے جو شخص کسی خطاب کا حامل ہوتا ہے۔ وہ حقیقی طور پر اس صفت کا یا درجہ کمالیت کا حامل ہو سکتا ہے؟

جواب حقیقی طور پر کسی صفت یا درجہ کمالیت کا حامل ہونا اس بات کا منافی نہیں کہ لغت کی رو سے اس پر وہ خطاب بولا جا سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی طور پر صفت نبی اور نبوت کے درجہ کمالیت کے حامل بھی تھے۔ اور لغت کی رو سے بھی آپ کو نبی اور رسول کا خطاب حاصل تھا۔ پس یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو لغت کی رو سے بھی کوئی خطاب مثلاً نبی حاصل ہو۔ اور وہ در حقیقت بھی نبی ہو اور درجہ نبوت کا حامل ہو۔ ان میں بالذات کوئی منافات نہیں۔

یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق "نبی کا خطاب" دیئے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

مگر اس سے حضور کی نبوت کی نفی پر استدلال کرنا غلط ہے۔ اگر لفظ خطاب سے یہ استدلال صحیح ہو تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسیح موعود ہونے سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جب سے خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا ہے" (چشمہ معرفت ٹائیٹل پیج)

پھر حضور کے خاتم الاولیا ہونے کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حضور نے لکھا ہے۔

"اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالےٰ میرا نام محمدؐ اور احمدؐ اور مصطفےٰ اور مجتبےٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔" (نزول المسیح صفحہ ۳ حاشیہ)

اسی پر بس نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد آنیوالے جملہ نبیوں کی نبوت سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"موسیٰ کے بعد نبی کہلانے والے بار بار آئے۔ اور صدہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسر شان نہ ہوئی کہ جو خطاب ان کا تھا۔ وہی اوروں کو کثرت سے ملا"

(بدر ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

پس لفظ "خطاب" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی نفی نہیں کر سکتا۔ اگر اس لفظ سے یہ استدلال درست مانا جائے تو آپ کی مسیحیت۔ مہدویت۔ خاتم الاولیا ہونا۔ موسیٰؑ کی نبوت اور جملہ انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیا ہمارے غیر مبائع دوست لفظ "خطاب" کے باعث ان تمام باتوں کے انکار کے لئے تیار ہیں؟

حقیقی نبی کی اصطلاح

سوال میں لفظ "حقیقی طور پر" بھی تشریح طلب ہے عرف عام میں حقیقی طور پر کے معنی فی الواقعہ اور سچ مچ کے ہوتے ہیں۔ اور یہ بات بلا شبہ درست ہے کہ سچ مچ اور فی الواقعہ کسی صفت سے متصف ہونے میں اور لغت کی رو سے کسی خطاب کے حامل ہونے میں کوئی تضاد نہیں۔ لیکن اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خاص اصطلاح "حقیقی نبی" کو بھی یاد رکھنا چاہئے حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"مگر یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنی مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔" (سراج منیر صفحہ ۳)

گویا حضور کی اصطلاح میں حقیقی نبی کے معنے صاحب شریعت نبی کے ہیں اور ایسا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ چنانچہ حضور خود تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے پر یہی کھولا گیا ہے۔ کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں" (سراج منیر صفحہ ۳)

گویا یہ وہی بات ہے جو حضور نے دوسری جگہ لکھی ہے کہ۔ "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ کہ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اگر اس اصطلاح خاص کے ماتحت حقیقی نبی سے انکار کیا جائے تو اس کا مطلب صرف اس قدر ہوگا۔ کہ مدعی صاحب شریعت نبی نہیں یہ مراد ہرگز نہ ہوگی کہ وہ فی الواقعہ اور سچ مچ نبی نہیں ہے۔ بعض دفعہ اصطلاح کو مدنظر رکھنے سے ہمارے غیر مبائع دوست مغالطہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے میں اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عبارتیں نقل کر دیتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے۔ جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے"۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵)

(۲) "وہ کتابیں (توریت۔ انجیل۔ زبور) حقیقی کتابیں نہیں تھیں بلکہ وہ صرف چند روزہ کارروائی تھی۔ حقیقی کتاب دنیا میں ایک ہی (قرآن مجید) آئی ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی"۔ (منن الرحمان صفحہ ۷)

(۳) "حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو محض امی تھا" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۶)

(۴) "نہ الہام حقیقی یعنی قرآن شریف عقلی ترقیات کے لئے سد راہ ہے"۔ (براہین چہارم صفحہ ۲۶۶ حاشیہ)

(۵) حقیقی طور پر بجز خدا کے کوئی نیک نہیں الخ (براہین چہارم صفحہ ۱۵۱)

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حقیقی آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ حقیقی مہدی بھی آپ ہی تھے حقیقی طور پر نیک صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ حقیقی الہام صرف قرآن مجید ہے۔ حقیقی کتاب بھی صرف قرآن مجید ہے۔ تورات زبور وغیرہ حقیقی کتابیں نہیں ہیں۔ اگر ہم اور غیر مبائعین حضور علیہ السلام کی اصطلاحات کو مدنظر نہ رکھیں۔ تو حضرت آدم کے آدم ہونے کا انکار کر دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہدی ہونے سے منکر ہو جائیں۔ قرآن مجید کے علاوہ کسی الہام کو نہ مانیں۔ اور نہ ہی کسی کتاب کا اقرار کریں اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو نیک نہ سمجھیں۔ اگر ہمارا یا غیر مبائعین کا یہ طریق درست کہلا سکتا ہے تو شاید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی نبی ہونے سے انکار سے حضور کی نبوت کی نفی بھی مراد لی جائے۔ مگر یہ طریق درست نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی سچا احمدی اسکو پسند کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے منصب نبوت۔ مقام نبوت۔ کمالات نبوت اور منجانب اللہ نبی کا نام پانے کا دعویٰ فرمایا ہے حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(الف) "خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ترجمہ اپنے الہام یلقی الروح علی من یشاء کا کیا ہے

(ب) "خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

(ج) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض تامہ نے مجھے یہ درجہ نبوت بخشا ہے اور در حقیقت وہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔ جو میرے آئینہ صافی میں جلوہ نما ہوئی۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء)

(د) "اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

(ھ) "وانی جعلت فرداً اکمل من الذین انعم علیھم فی آخر الزمان ولا فخر ولا ریاء والله فعل کیف اراد وشاء فھل انتم تحاربون الله وتزاحمون۔"

ترجمہ۔ "اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۲)

منعم علیہ گروہ میں صالحین، شہداء، صدیقین اور انبیاء شامل ہیں۔ اس گروہ کا فرد اکمل نبی ہی ہوا کرتا ہے۔ ان عبارات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو منصب نبوت۔ مقام نبوت درجہ نبوت اور کمالات نبوت کے علاوہ منعم علیہم کے فرد اکمل ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس جگہ صرف لغوی خطاب سوال نہیں کہ غیر مبائعین اس کی بنا میں حضور علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر سکیں۔ (باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات

آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی - یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا ان دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے تو اسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ گرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سوتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ و جگر بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں موجود ہوتی ہیں ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو سکون کی نیند سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ایک روپیہ (عہ)

مقوی دانت منجن - اگر آپ کے دانت خراب ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے دانت ہلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ار

تریاق گردہ - درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ بیشمار بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر گھل کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس (عہ)

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں تقویت دیتی ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کے دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ اور معدہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۴۰ گولی چھ روپے (ے) المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۲۰ مئی۔ برلن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے شمالی جرمنی پر بم گرائے۔ اور فرانس جنوب کی طرف سے جرمنی پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر ہم نے سب انتظام پہلے سے کر رکھے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے ایک اعلان میں سارے بلجیم پر قبضہ کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ انگریزی فوجیں ہٹ کر رودبار انگلستان تک چلی گئی ہیں۔ اور جرمن فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں۔

پیرس ۔ ۲۰ مئی۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی افواج جرمنی میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور انہوں نے شمالی جرمنی میں جوابی حملہ شروع کر دیا ہے فرانسیسی گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ مانٹ کیڈی کے شمال میں جرمن میجنو لائن کو توڑنے کی سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک اس کے صرف ایک بلاک پر قبضہ کر سکے ہیں۔

لنڈن ۔ ۲۰ مئی۔ بلجیم کے شمال میں بلجین اور برطانوی فوجیں مصلحت کی بنا پر بڑی ترتیب کے ساتھ پسپا ہو رہی ہیں۔ اور ایسی ہشیاری سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ کہ دشمن کو کوئی سامان جنگ ہاتھ نہیں لگ سکتا۔

پیرس ۔ ۲۰ مئی۔ بلجیم کا شاہی خاندان اپنے ملک کو چھوڑ کر فرانس کے شمالی ساحل کے ایک شہر لی ہیور میں آ رہا ہے گزشتہ جنگ میں یہ مقام حکومت بلجیم کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ یہ پیرس سے کوئی سو میل کے فاصلہ پر رودبار انگلستان کی جنوبی سمت میں واقع ہے۔

لنڈن ۔ ۲۰ مئی۔ حکومت برطانیہ نے حکم دیا ہے۔ کہ جزائر برطانیہ میں کوئی غیر ملکی لائسنس حاصل کئے بغیر آتشیں اسلحہ مثلاً پستول۔ کارتوس وغیرہ اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔

جرمن پیراشوٹروں کے خطرہ کے پیش نظر انگلستان کی ریلوں پر احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ گذشتہ شب قریباً ایک ہزار انجنوں کی مشینری میں ایسی تبدیلیاں کر دی گئیں۔ کہ ڈرائیور کی عدم موجودگی میں کوئی شخص انہیں چلا نہ سکے۔ برطانیہ کے وزیر اشیائے خوردنی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ملک پر ہوائی حملہ کی صورت میں عوام کو خوراک کی کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ ڈنمارک اور ہالینڈ وغیرہ پر جرمن قبضہ کی وجہ سے درآمد میں

جو کمی ہوتی ہے۔ اسے دوسرے ذرائع سے پورا کیا جا رہا ہے۔

مدراس ۲۰ مئی۔ کل صبح آٹھ بجے سے آج آٹھ بجے تک ۶ء۹۴ بارش ہوئی۔ گذشتہ دو روز میں ۹ء۶۵ بارش ہو چکی ہے۔ اور اس طرح گذشتہ ۲۲ سال کا ریکارڈ مات ہو گیا۔

دہلی ۲۰ مئی۔ اخبار الامان کے ایڈیٹر و مالک مولوی مظہر الدین صاحب کو قتل کرنے کے جرم میں آج ایک شخص کو پھانسی دیدی گئی۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ لڑائی کے بارہ میں برطانیہ اور فرانس کا تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں کو رودبار انگلستان کی فرانسیسی بندرگاہوں کی طرف بڑھنے سے روکنے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ اور دریائے سینگر کے جنوبی علاقہ میں مورچے قائم کر لئے گئے ہیں۔ یہ دریا کیمبرائے سے بہتا ہوا بلجیم کے مغرب میں جاتا ہے۔ ان مورچوں پر جرمن حملے ناکام رہے ہیں اس مدافعت میں بلجین فوج بھی بہت مدد دے رہی ہے۔ اور جرمنی کی کئی فوجوں کا منہ توڑ دیا گیا ہے۔ گذشتہ شب کئی مقامات پر لڑائی ہوتی رہی۔ مگر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔

پیرس ۲۱ مئی۔ یہاں سے اسی میل شمال مغرب میں فرانسیسی فوجوں نے جرمنوں پر جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔ اگر یہ حملہ کامیاب ہوا۔ اور فرانسیسی فوجیں شمال کی جانب بڑھنے میں کامیاب ہو گئیں۔ تو جرمن فوجیں۔ برطانوی، فرانسیسی اور بلجین فوجوں کے گھیرے میں آجائینگی

لنڈن ۲۱ مئی۔ وزارت ہوائی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ رائل ایر فورس کے طیاروں نے فرانس اور بلجیم میں جرمن فوجوں کے راستوں پر شدید بمباری کی۔ روٹرڈم پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور دشمن کے تیل کے کئی ٹینکوں میں آگ لگا دی گئی۔

آسٹریلیا کی حکومت نے فوجی بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔ گولہ بارود کی تیاری کے لئے بھی اب زیادہ تیزی سے کام کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ یورپ کے بہت سے ملکوں میں جرمن جاسوس بکثرت پکڑے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ جرمنی کے مفاد کے لئے دوسرے ملکوں کی جڑیں کھوکھلی کرتے رہتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی ان کے وجود کا ڈر تھا۔ مگر لڑائی شروع ہوتے ہی حکومت نے سرکاری عمارتوں اور اہم مقامات پر پہرہ لگا دیا

دہلی ۲۱ مئی۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ ملک میں بہت سی چیزوں کی درآمد پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ مثلاً سگریٹ سگار، خشک میووں کے بند ڈبے تمباکو، ربڑ ٹائر۔ ٹیوب۔ بناؤ سنگار کا سامان۔ چینی کے برتن۔ گھڑیاں گھنٹے وغیرہ چیزیں اس میں شامل ہیں۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ اگر ان چیزوں کی کھپت ملک میں زیادہ نہ رہنے دی گئی۔ تو لوگوں کو کوئی خاص تکلیف نہیں ہو گی۔

شملہ ۲۱ مئی۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان اور ہندوستان میں تجارتی سمجھوتہ کی بات چیت پھر کچھ دنوں کے لئے ملتوی ہو گئی ہے۔ حکومت سوچ رہی ہے۔ کہ اتحادیوں کو جس قدر روئی کی ضرورت ہو۔ وہ ہندوستان سے بھیجی جا سکے۔ نیز یہ کہ دشمن کو کسی اور رستہ سے روئی نہ پہنچ سکے۔

مدراس۔ بمبئی اور کلکتہ کی ٹیلیفون کمپنیوں کو حکومت ہند نے پانچ کروڑ روپیہ میں خریدنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس سے حکومت کو ہر سال ۱۷ لاکھ کا فائدہ ہوا کرے گا۔

جام نگر ۲۱ مئی۔ کرکٹ کے مشہور کھلاڑی لالہ امر سنگھ آج یہاں اپنے مکان پر نمونیہ سے فوت ہو گئے۔

انقرہ ۲۱ مئی۔ ترکی کا ایک فوجی مشن جنرل گنہ کر کی قیادت میں شام جا رہا ہے پہلے ایک فوجی مشن مارشل چقماق کی رہنمائی میں وہاں پہنچ چکا ہے۔ اور فرانسیسی و برطانوی افسروں سے بات چیت کر رہا ہے۔ ترکی گورنمنٹ نے اسمبلی سے اجازت مانگی ہے کہ ملکی دفاع کے لئے ۲ کروڑ پونڈ قرض لینے کی اجازت دی جائے۔ پہلے وہ ۲½ کروڑ پونڈ کے لئے اجازت لے چکی ہے۔ بجٹ میں جو رقم اس غرض کے لئے ہے وہ اس سے علیحدہ ہے

قاہرہ ۲۱ مئی۔ مصر میں ہوائی جہازوں سے اترنے والوں کی نگرانی کے لئے خاص دستے مقرر کئے گئے ہیں فلسطین میں رات کو بتیاں گل کرنے کے تجربے کئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ فرانسیسی فوجوں نے آگے بڑھتی ہوئی جرمن فوجوں پر الٹ کر حملہ کر دیا ہے۔ یہ حملہ بلجیم کی سرحد سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر کیا گیا ہے۔ یہ حملہ کامیاب ہوتا نظر آتا ہے۔ کیمبرائے کے محاذ پر بھی فرانسیسی جرمنوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں سیڈان کے جنوب میں جرمنوں نے کئی حملے کئے۔ مگر ہر بار منہ کی کھائی۔

گذشتہ ہفتہ شمالی فرانس میں جرمن فوجوں کی ایک چھاؤنی اور ٹینکوں کے ایک اڈے پر برطانوی طیاروں نے حملے کئے۔ جو بہت کامیاب رہے۔ بلجیم میں برسلز کے جنوب کی طرف بھی ریلوے گاڑیوں اور سٹیشنوں پر حملے کر کے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔ نیز ان کے پاس جرمن لاریوں کے ایک بیڑے کو آگ لگا دی گئی۔ جرمنی کے ۱۰ ہوائی جہاز گرا لئے۔ ہوائی جہازوں کا ایک بیڑہ جرمن ہوائی جہازوں کے بیڑے کے ساتھ لڑتا ہوا گذر گیا۔ اور ان میں سے ۳ کو نیچے گرا لیا گیا۔ اور ۱۶ بیکار ہو گئے ناروے میں بھی برطانوی ہوائی جہاز جرمنی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دارنیز کے جرمن ہوائی اڈہ پر بمباری کر کے سات جگہ آگ لگا دی گئی۔

مئی کی ۱۴ تاریخ تک جرمن آبدوز کشتیوں کے ۱۴ افسر ۹۶ چھوٹے افسر اور ۱۴۲ جہازی برطانیہ کی قید میں تھے

۲۰ مئی کو جرمنی کا ایک جہاز سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ برطانوی آبدوزوں نے جرمنی کے ۲۵ ہزار ٹن وزنی تجارتی جہاز ڈبو دیئے۔ اس وقت تک اس کے کل ۲۰ لاکھ ۸ ہزار ٹن وزنی تجارتی جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ گویا اس کے کل تجارتی بیڑے کا پانچواں حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ اتحادیوں کے گذشتہ ہفتہ ۸۰۰۵ ٹن وزنی جہاز غرق ہوئے جن میں سے برطانیہ کے ۸ ہزار ٹن کے تھے۔ لڑائی کے شروع سے اب تک جتنا نقصان اوسطاً ہر ہفتہ ہوتا رہا ہے یہ اس سے آدھا ہے۔

ڈبلن ۲۱ مئی۔ آئرلینڈ میں رزرو فوجوں کے کچھ دستے بلا لئے گئے ہیں تا ملکی دفاع کا انتظام مضبوط کیا جا سکے۔ آئرش فری سٹیٹ میں برطانوی فوج کا کوئی دستہ نہیں۔ برطانیہ میں فوجی بھرتی کے جو قانون ہیں۔ وہ آئرلینڈ پر حاوی نہیں ہوتے۔ وہ اپنی حفاظت کا آپ ذمہ دار ہے۔ مگر برطانیہ کسی دشمن کو اس پر فوج کشی کی کبھی اجازت نہیں دے سکتا۔

علی گڑھ ۲۱ مئی۔ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کو ہوا بازی کی تعلیم کے کلب کھولنے چاہئیں۔ اور ہوائی تعلیم کا مضمون بھی رکھنا چاہئیے اس یونیورسٹی نے ہوائی ٹریننگ کے لئے ایک جگہ منتخب کر لی ہے جسے سرکاری افسروں نے بھی پسند کیا ہے اس کے لئے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے

لاہور ۲۱ مئی۔ ہائیکورٹ نے اخبار ریاست دہلی کے مالک و ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ مفتون کو دس ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔ آپ پر جعلی نوٹ بنانے کا مقدمہ چل رہا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی